ڈاکٹر شائستہ حمید خان
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، جی سی یونیورسٹی، لاہور
ڈاکٹر ریحانہ کوثر
ایسوسی ایٹ پروفیسر، صدرِ شعبہ اُردو، لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی، لاہور
ڈاکٹر سفیر حیدر
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، جی سی یونیورسٹی، لاہور

اُردو، ترکی لسانی و ادبی اشتراکات

Dr. Shaista Hameed Khan
Assistant Professor, GC University, Lahore.
Dr. Rehana Kausar
Associate Professor, Lahore Collage for women University, Lahore.
Dr. Safeer Haider
Assistant Professor, GC University, Lahore.

Urdu-Turkish linguistic and literary collaborations

People who speak and understand Urdu language live in every part of the world. Beside this, Urdu language teaching is continuing in different countries of the world. There is a common tendency for reading, writing and learning Urdu in Turkey and the other countries of the world. Turkish universities have proper departments of Urdu. Linguistically, many commonalities are found in Urdu and Turkish language which has several reasons. In this article the common linguistic properties in Urdu and Turkish language have been proven according to syntax. Apart from this, this article also has a brief discussion about the literary, civilization and central relationship in the languages of these two countries.

Keywords: *Urdu, Turkey, Turkish, Language, Linguistic, Literature, Literary, Collaboration, civilization.*

اُردو زبان کا شمار ایشیا کی بڑی زبانوں میں ہوتا ہے۔ یہ زبان موجودہ عہد میں بلاشبہ ایک بین الاقوامی زبان کا درجہ حاصل کر چکی ہے۔ دُنیا میں شاید ہی کوئی ملک ایسا ہو جہاں اُردو جاننے والے موجود نہ ہوں۔ یورپ، امریکہ،

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

افریقہ اور آسٹریلیا سمیت ہر براعظم میں اُردو بولنے اور سمجھنے والے لوگ موجود ہیں۔ اُردو کی اس بین الاقوامی حیثیت کی بنا پر آجکل مختلف زبانیں بولنے والی اقوام میں اُردو زبان سیکھنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ امریکن، یورپین، جاپانی، کورین اور چائینیز لوگ اس حوالے سے سرفہرست ہیں۔ اُردو کی طرح ترکی زبان بھی ایشیا کی بڑی زبان ہے۔ ترکی اور دیگر ہمسایہ ممالک میں ترکی زبان بولنے والوں کی تعداد پندرہ کروڑ سے زیادہ ہے۔ لسانی اعتبار سے اُردو اور ترکی زبانیں بالکل الگ الگ لسانی گروہوں سے تعلق رکھتی ہیں مگر پھر بھی دونوں زبانوں میں سیاسی اور تہذیبی روابط کے باعث کچھ لسانی اشتراکات تلاش کیے جاسکتے ہیں۔

یورپ اور ایشیا کو باہم ملانے والے مسلمان ملک ترکی میں اُردو سیکھنے کا رواج عام ہو رہا ہے۔ ترکوں کو اُردو سکھانے کے لیے مختلف ابتدائی کتب لکھی گئی ہیں جن میں "ترکی کے ذریعے اُردو سیکھیے" بنیادی طور پر اُن ترکی طلبا کے لیے تصنیف کی گئی ہے جو یونیورسٹی کی سطح پر اُردو کو بطور اختیاری مضمون پڑھنا چاہتے ہیں۔ علاوہ ازیں ترکی طلبا کے اُردو سیکھنے کے حوالے سے مختلف یونیورسٹیوں میں بھی بندوبست موجود ہے جبکہ زبان کے ساتھ ساتھ اُردو رسم الخط سکھانے کے لیے خطاطی کی جماعتیں بھی کروائی جاتی ہیں تاکہ دونوں ملکوں کے درمیان زبان دانی اور رسم الخط سیکھنے میں جو جو رکاوٹیں حائل ہیں، اُن کو دُور کیا جاسکے۔

آج کے گلوبل دور میں ایک دوسرے ممالک کی زبانیں سیکھنا ناگزیر ہو چکا ہے تاکہ مختلف ممالک اور اقوام ایک دوسرے کے آداب و ثقافت، رہن سہن اور تجارت کے معاملات کو بہتر طریقے سے انجام دے سکیں۔ ترکی اور پاکستان دونوں مسلم ممالک ہونے کے علاوہ ایک تہذیبی اور ثقافتی رشتے میں اس طرح منسلک ہیں کہ ان کے تعلقات کو بجا طور پر مثالی کہا جاتا ہے۔ مگر زبان اور رسم الخط کے مسئلے کے لحاظ سے ایک دوسرے کے حالات سے انہیں وہ آگاہی نہیں جتنی ہونی چاہیے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جہاں پاکستان کے زیادہ سے زیادہ لوگ ترکی زبان پر توجہ دیں وہاں ترکی طلبا بھی اُردو سیکھنے کی کوشش کریں اور اس بات پر بہت حد تک موجودہ دور میں عمل بھی کیا جارہا ہے۔ ڈاکٹر احمد بختیار اشرف اس ضمن میں لکھتے ہیں:

> "اس وقت ترکی کی تین یونیورسٹیوں میں اُردو شعبے قائم ہیں۔ انقرہ یونیورسٹی، استنبول یونیورسٹی اور سلجوق یونیورسٹی قونیہ جہاں ترک طالب علموں کو اُردو زبان و ادب کی تدریس کی جاتی ہے پھر خود پاکستان میں ترکوں کے بیس سے اوپر سکول موجود ہیں جہاں ترکی کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔" (۱)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

پاکستان میں ترکی زبان سکھانے کے لیے انگریزی کو ذریعہ بنایا جاتا رہا ہے اور یہی صورت حال کم و بیش ترکی میں اُردو سکھانے کے لیے بھی اختیار کی جاتی ہے۔ انگریزی کا واسطہ اور ذریعہ اس لیے بھی غیر موثر ہے کہ ناصرف تہذیبی و ثقافتی لحاظ سے یہ زبان اُردو اور ترکی سے مختلف ہے بلکہ قوائد وضوابط کے اعتبار سے بھی الگ ہے۔ اُردو اور ترکی زبان کے صوتی اور صرفی نظام میں فرق ہونے کے باوجود ثقافتی اور تہذیبی روابط سے یہ زبانیں جہاں ایک دوسری کے قریب ہو گئی ہیں وہاں نحوی لحاظ سے بھی ان میں کچھ اشتراک ہیں۔ دونوں زبانوں میں جملوں کی ساخت، حروفِ ربط، حروفِ جار کے استعمال اور مضاف و مضاف الیہ کی ترتیب ایک ہی نہج پر ہوتی ہے۔ ذخیرۂ الفاظ (اسما و صفات) میں بھی خاصا اشتراک ہے اور اس کے علاوہ بھی کئی مماثلتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً محاوروں اور ضرب الامثال میں، حروف و الفاظ کی صوتی تکرار اور تسلسل وغیرہ میں۔ مگر یہ وہ امور ہیں جن کی طرف اب تک بہت کم توجہ کی گئی ہے اور اُردو والوں نے تو یہ کہہ کر کہ: ''زبانِ یار من ترکی و من ترکی نمی دانم'' (یعنی میرے یار کی زبان ترکی ہے اور میں ترکی نہیں جانتا) اپنے کانوں کے دروازے ہی بند کر لیے ہیں حالانکہ یہی لوگ تھوڑی سی محنت اور توجہ سے کافی حد تک زبان کی تفہیم میں رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

اُردو، ترکی لسانی اشتراک:

ہر زبان چار بنیادی عناصر کا مجموعہ ہوتی ہے اور کسی بھی دو زبانوں کے اشتراکات تلاش کرنے میں انہی چار عناصر کا مطالعہ کیا جاتا ہے:

۱۔ مفرد و مرکب کلمے، اسما، صفات، ضمائر۔

۲۔ افعال و مصادر اور حروفِ ربط۔

۳۔ افعال و حروف کی تصریف اور جملے و کلام کی ترکیب۔

۴۔ رسم الخط یا تحریر، حروف تہجی اور لفظوں کی بناوٹ۔

مندرجہ بالا چار عناصر کے علاوہ بہت سی وجوہات ہیں جو زبانوں میں مشترک ہوتی ہیں اور دو زبانوں کو ایک دوسرے کے قریب کر دیتی ہیں۔ ہر زندہ زبان میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ علم و فن اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ ساتھ لفظوں کے لین دین کا سلسلہ جاری و ساری رہتا ہے۔ اُردو زبان میں ہندی، سنسکرت اور پنجابی الفاظ کے علاوہ عربی، فارسی اور ترکی زبانوں کے بعض الفاظ بھی شامل ہیں جنھیں اُردو نے اپنے اندر ڈھال لیا ہے۔ اُردو اور ترکی زبان میں بہت سے ایسے الفاظ ملتے ہیں جو ایک جیسے ہوتے ہیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اُردو زبان کا رسم الخط یا تحریر عربی و فارسی رسم الخط میں ترمیم و اضافے سے بنا ہے۔ اُردو اور ترکی زبان کے بہت سے الفاظ ایک دوسرے کے بالمقابل ہیں۔ اُردو حرف تہجی میں سینتیس حروف اکہری آواز کے ہیں۔ اُردو حروف تہجی میں ہندی، عربی اور فارسی تینوں زبانوں کے حروف برتے جاتے ہیں جن میں ہندی کے تین خاص حروف (آوازیں) ''ٹ۔ ڈ۔ ڑ'' ہیں۔ حرف ''ڑ'' کسی لفظ کے شروع میں نہیں آتا مگر الفاظ کے درمیان استعمال ہوتا ہے۔ عربی کے خاص حروف (آوازیں) کُل نو ہیں: ''ث۔ ح۔ ذ۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ ق'' اور فارسی کا صرف ایک حرف ''ژ'' ہے۔ عربی و فارسی کے دو مشترک حروف ''ز'' اور ''خ'' ہیں۔ فارسی اور ہندی کے تین مشترک حروف ''پ۔ چ۔ گ'' کے علاوہ اُردو کے باقی بیس حروف تینوں زبانوں میں مشترک مستعمل ہیں۔ اس کے علاوہ اُردو حروف تہجی میں دو چشمی ''ھ'' سے مل کر مخلوط آواز پیدا کرنے والے پندرہ حروف مزید ہیں۔ اُردو زبان میں کچھ اور علامات بھی عربی خط سے لی گئی ہیں۔ اُردو میں جنس کے لیے دو صیغے مذکر اور مونث ہیں۔ اسماجو ''الف'' اور ''ہ'' پر ختم ہوتے ہیں چند مستثنیات کے سوا مذکر ہیں مثلاً لڑکا، کپڑا، دروازہ وغیرہ۔ نیز وہ اسماجو ''ی'' پر ختم ہوتے ہیں اکثر مونث ہوتے ہیں مثلاً لڑکی، چابی، گھڑی، کھڑکی وغیرہ۔

اسم مذکر:

لڑکا	??OGUL	بیٹا	OGUL
گھوڑا	AT	آدمی	ADAM

اسم مونث:

لڑکی	KIZ	بیٹی	KIZ
گھوڑی	KISRAK	عورت	KADIN

اُردو اور ترکی دونوں زبانوں میں یہ الفاظ مذکر اور مونث میں اسی طرح لکھے اور بولے جاتے ہیں جیسے اوپر تحریر ہیں۔ ترکی زبان میں خفیف مصوتے والے اسم کی جمع بناتے ہوئے ''Ler'' کا اور ثقیل مصوتے والے اسم کے آخر میں ''Lar'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ ذیل میں اُردو کے چند مفرد اسما اور اُن کی جمع مع ترکی متبادل اسما ملاحظہ کریں:

اسم مفرد		اسم جمع	
گھر	EV	گھروں + میں	EVLER
شہر	SEHÌR	شہروں + میں	SEHIRLER

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

پھول	ÇIÇEK	پھولوں+پر	ÇIÇEKLER
گل	GÜL	گلوں+کو	GÜLLER
لفظ	KELÌME	لفظوں+سے	KELÌMELER
خبر	HABER	خبریں/خبروں+پر	HABERLER
عورت	KADIN	عورتیں/عورتوں+نے	KADINLAR
بچہ	COCUK	بچوں+نے	COCUKLAR
دوست	ARKADAS	دوستوں+نے	ARKADASLAR

ان لفظوں کے ذریعے اُردو اور ترکی زبان میں مماثلت/اشتراک کا پتہ چلتا ہے۔ اُردو گرائمر کے ذریعے ترکی میں استعمال ہونے والے الفاظ کا اندازہ درج ذیل زیر بحث نکات سے لگایا جاسکتا ہے۔

ضمیر شخصی:

ضمیر شخصی کی قائم اور محرف حالتوں کا نقشہ اُردو اور ترکی میں درج ذیل حالتوں میں ہوتا ہے مگر محرف حالتوں کے متبادل کلموں میں کچھ فرق ممکن ہے: فاعلی Yalin، میں Ben، ہم Biz وغیرہ۔ پر دل خٹک لکھتے ہیں کہ: "ترکی اور پاکستان میں بہت ہی معمولی فرق کے ساتھ یہ الفاظ مستعمل ہیں۔"[۲]

ضمیر اشارہ:

ایسا کلمہ جس سے کسی شخص یا چیز کا بتایا جائے اور یہ کلمہ اُس کے قائم مقام بھی ہو۔ ڈاکٹر غلام حسین لکھتے ہیں:

> " اُردو میں قریب کے لیے اسم اشارہ 'یہ' ہے جبکہ ترکی میں 'Bu' جس کی جمع 'Bunlar' ہے۔ بعید کے لیے اُردو میں "وہ" اور ترکی میں اس کا متبادل 'Su' ہے۔" [۳]

اگر نظروں کے سامنے ہو لیکن بہت دُور ہو تو واحد کے لیے "O" بولیں گے اور جمع کے لیے "Onlar"۔ اسی طرح "Su" کی جمع "Sunlar" ہو گی۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ضمیر استفہام:

وہ ضمیر جو کسی بات کو سمجھنے یا دریافت کرنے کے لیے بطور استفہامیہ بولی جائے۔ اس کے ساتھ جملے میں نشان استفہام "؟" بھی لگاتے ہیں۔ اُردو اور ترکی میں جو ضمائر استفہام کے لیے استعمال ہوتے ہیں، ڈاکٹر ذوالفقار اُن کی بابت لکھتے ہیں:

"کون؟	KIM?	کیسے؟	KIME?
کس کا؟	KIMIN?	کون سا؟	HANGI?
کیا؟	NE?	کتنا؟	KAC?
کیسا؟	NASIL?	کہاں؟	NERE?"(۴)

ضمیر نکرہ:

وہ ضمیر جو کسی غیر معین شخص یا چیز کے لیے بولی جائے۔ مثلاً "کوئی" کے لیے ترکی میں "HIC-KIMSE" اور "جو کوئی" کے لیے "HERKIM"

ضمیر استغراقی:

ایسا کلمہ جو متعدد شخصوں یا چیزوں میں سے ہر ایک پر فرداً فرداً صادق آئے۔ اس کے لیے اُردو میں "ہر" اور ترکی میں "HAR" (HER) استعمال ہوتا ہے۔ یہ کلمہ تنہا نہیں آتا بلکہ دوسرے الفاظ کے ساتھ آتا ہے۔ مثلاً ہر شے، ہر کوئی، ہر زماں، ہر کسی وغیرہ۔

صفت:

صفت کسی اسم (شخص یا چیز) کا وصف یا عیب، حجم یا رنگ وغیرہ بیان کرتی ہے۔ صفت کے طور پر استعمال ہونے والے کلموں کی کچھ مثالیں "اُردو اور ترکی میں مشترک الفاظ" میں ڈاکٹر ذوالفقار یوں لکھتے ہیں:

"خوبصورت، عمدہ GÜZEL ، اچھا İYI ، بد صورت CİRKİN، بُرا KÖTÜ وغیرہ۔"(۵)

اُردو اور ترکی میں لاحقوں کے ساتھ اسم سے صفت اور صفت سے اسم بھی بنائے جاتے ہیں۔ عربی کلموں سے صفت بناتے ہیں اور صفت بناتے ہوئے اُردو اور ترکی میں یکسانیت بھی ہے۔ یعنی اُردو میں "ی" اور ترکی میں "L" لگا کر اسم سے صفت بنتا ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

مصدر:

ایسا اسم جس سے کرنا یا ہونا یا سہنا بلا قید زمانہ پایا جائے۔ اُردو اور ترکی ادب میں مصدر کے استعمال میں تھوڑا سا فرق ہے۔ ڈاکٹر غلام حسین لکھتے ہیں:

"اُردو مصدر کے آخر میں ہمیشہ "نا" ہوتا ہے جبکہ ترکی مصادر کے آخر میں MEK اور MAK لگتا ہے اور اگر اُردو مصدر سے "نا" کو گرا دیں جو باقی رہے گا وہ مادہ مصدر کہلاتا ہے۔" (۶)

اُردو میں مصادر اور مادہ مصادر اور ترکی میں مصادر اور مادہ مصادر میں بہت فرق ہے مگر پھر بھی دونوں زبانوں میں اشتراک کافی حد تک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ترک لوگوں کو اُردو پڑھنے، سیکھنے اور بولنے کی جو مشقیں کروائی جاتی ہیں اُن کے باعث ترک طلبا کی اُردو کے حوالے سے مشکلات کافی کم ہو جاتی ہیں۔ ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کے مطابق اُردو اور ترکی مصادر کا فرق ملاحظہ کریں:

"آزمانا... آزما	SINAMAK__SINA
اُترنا... اُتر	İNMEK__İN
اُجاڑنا... اُجاڑ	YIKMAK__YIK
اُڑنا... اُڑ	UÇMAK__UÇ
برسنا... برس	YAGMAK__YAG" (۷)

اُردو اور ترکی زبان میں بہت سے ایسے الفاظ موجود ہیں جو ایک ہی طرح کے معانی دیتے ہیں اور ایک ہی طرح پڑھے جاتے ہیں۔ یہاں یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ برصغیر میں لمبے عرصے تک مغلوں اور ترکوں کی حکومت کے باوجود ترکی الفاظ اُردو میں بہت کم ہیں لیکن وہ الفاظ جو فارسی اور عربی سے دونوں زبانوں میں آئے، کافی زیادہ ہیں۔ دوسری زبانوں کے الفاظ بھی اُردو اور ترکی زبان میں یکساں طور پر داخل ہوئے ہیں۔ بعض الفاظ تجارت کے ذریعے سے آئے۔ مثال کے طور پر اُردو/ ہندی کی طرح ترکی والے بھی مکس گرم مصالحے کو "بھارات" کہتے ہیں۔ کچھ الفاظ کی یکسانیت اور اشتراک اسلام کی وجہ سے بھی ہے۔ مثلاً: "ترکی اور اُردو ادب میں ایک جیسے الفاظ حجاب، سلام، زیارت وغیرہ کے ہیں۔" (۸)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

بعض اُردو و ترکی الفاظ ادبی سرمائے کے باہم تراجم کی بدولت ایک دوسری زبان میں داخل ہوئے ہیں۔ مثلاً ترکی اور اُردو بولنے والے شعر، کتاب، کلاسیکی شعر، شاعر اور اس طرح کے کئی دوسرے الفاظ ایک جیسے ہی استعمال کرتے ہیں۔ اُردو، ترکی الفاظ اور مصادر کے حوالے سے کچھ یکسانیت ملتی ہے:

> ”گرامر کے حوالے سے ترکی اور اُردو الفاظ میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ترکی زبان میں مصدر کا نشان لفظ کے آخر میں آتا ہے۔ اور وہ (ماک یا مک) ہے۔ جبکہ اُردو میں مصدر کا نشان (نا) ہے جو آخر میں آتا ہے مثلاً ترکی میں (اوکو ماک) یعنی پڑھانا اگر (ماک) نشان ہٹادیں تو (اوکو) بن جاتا ہے یعنی پڑھو۔“ (۹)

اُردو اور ترکی زبان میں کئی دوسری زبانوں مثلاً عربی، فارسی، فرانسیسی اور انگریزی وغیرہ کے الفاظ موجود ہیں جن کا تذکرہ درج ذیل اقتباس میں کیا گیا ہے:

> ”لفظ اُردو ترکی زبان سے ماخوذ ہے۔ ترکی زبان میں URDU کے معنی فوج، لشکر، کیمپ اور کسی ملک کی عسکری قوت کے ہیں۔ مسلم فاتحین جب ہندوستان آئے تو اپنے ساتھ عربی، فارسی اور ترکی بولنے والے فوجی بھی لائے... اُن فوجیوں کو اپنی روزمرہ ضروریات کے لیے مقامی باشندوں سے رابطہ قائم کرنا پڑا اور اس طرح آپسی تعلقات سے ایک نئی زبان جو عربی، فارسی، ترکی اور مقامی زبانوں خصوصاً ہندی کا مرکب تھی، وجود میں آئی۔“ (۱۰)

ترکی زبان کا قدیم رسم الخط عربی تھا جو اب موجودہ عہد میں رومن سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ترکی زبان کے موجودہ رومن رسم الخط میں کل ۲۹ حروف تہجی ہیں جن میں آٹھ (Vowels) یا حروف علت اور اکیس (Consonants) یا حروف صحیح ہیں۔ منہ سے نکالے جانے والے حروف علت e�-ö-d-i کو (Clased (Front Vowels) (Vowels کہتے ہیں۔ بقول ڈاکٹر اصغر حمید:

> ”ترکی الفاظ کے آخر میں b, c, d, g شاذونادر ہی استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن اگر غیر ترکی زبانوں کے الفاظ میں ان کی آوازوں کا اخراج ہو تو یہ P, C, T, K میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جیسے عربی زبان کا لفظ ’احمد Ahmet ‘اور ’کتاب Kitap ‘میں بدل جاتے ہیں۔“ (۱۱)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

پرانی ترکی زبان یا عثمانی ترکی میں خ، ق، غ، اور ع کی آوازیں حلق سے نکالی جاتی تھی۔ لیکن جدید ترکی زبان میں ایسا نہیں ہے۔ ایک سی آوازوں والے حروف تہجی کے لیے "T" ، ٹ، س، ص کے لیے "S" اس کے علاوہ ح، ہ، خ کے لیے "H" ، ز، ذ، ض، اور ظ کے لیے "Z" اور غ کے لیے "G" استعمال ہوتے ہیں۔ موجودہ ترکی حروف تہجی، اُن کی آواز اور اشکال درج ذیل ہیں:

حرف کانام	آواز	چھوٹا حرف	بڑا حرف
اے	اے، آ	a	A
بے	ب	b	B
سے	ج	c	C
چے	چ	c	C
ڈے	ڈ	d	D
ای	اے	e	E
فے	ف	f	F
جی	گ	g	G
جی	یموشک جی (لمبی آواز کیلئے)	g	G
حے	ح	h	H
اَ	اَ	I	I
اِ	اِ	I	I
ژے	ژ	j	J
کا، کے	ک	k	K
لے	ل	l	L
مے	م	m	M
نے	ن	n	N
او	او	o	O

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

املاؤت او	اُو	ö	Ö
پے	پ	p	P
رے	ر	r	R
سے	س	s	S
شے	ش	s	S
ٹے	ٹ	t	T
یو	یو	ü	Ü
املاؤت یو	اُو	u	U
وی	و	v	V
ئ	ای	y	Y
زی	ز	z	Z(۱۲)

اُردو اور ترکی زبان میں بہت سے الفاظ مشترک ہیں اور بولنے میں بھی لفظوں کا استعمال زیادہ تر ایک جیسا ہے۔ اگر فرق ہے تو صرف لہجے کا ہے۔ ترکی، اُردو کے مشترک الفاظ اور کے معانی کی مثال اصغر حمید کے اقتباس سے ملاحظہ کریں:

ترکی زبان	اُردو زبان	ترکی میں معنی
Aah"	آہ	نہیں، نہیں ہو سکتا
Ab	آب	پانی، بارش، دریا
Aba	عَبا	عربی پوشاک
Abu-Hava	آب وہوا	موسم، آب وہوا" (۱۳)

ترکی اور اُردو زبان میں مستعمل مشترک الفاظ کی فہرست کافی لمبی ہے۔ مثال کے طور پر کچھ الفاظ ملاحظہ ہوں:

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اُردو	ترکی	اُردو	ترکی
آرزو	arzü	راضی	□□ rãzi
اذن	izin	احترام	ihtiram
احساس	ihsãs	ادبیات	edebiat
اراضی	arãzi	ارکان	erkãn
استر	astar	اصلی	asli
اعلان	ilan	اقتدار	iktidar
آتش	atis	امتحان	imtihãn
امکان	imkãn	انسان	insãn
بابا	bãba	بحران	bühran
بعض دفعہ	bãz defa	لسان	lisan
بہار	bahär	تاثیر	tasir
تاریخ	tarik	تعلیمات	tãlimat
تقریباً	takriben	تمام	tamam
حاضر	hãzir	حرف	h
حرمت	hürmet	حکیم	hakim
حمام	hamãm	حیات	hayãt
دعوت	dãvet	دنیا	dünya
رابطہ	rãbita	زحمت	zahmet
ساحل	sãhil	رفیق	rafik
طرف	taraf	عالم	ãlim
عزیز	aziz	فرق	fark
فیض	faiz	قابل	kabil

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

kãfi	کافی	kaza	قضا
mãlik	مالک	latif	لطیف
matbüa	مطبوعہ	muhterem	محترم
müfassal	مفصل	meydan	میدان
nasihat	نصیحت	nadir	نادر
hafta	ہفتہ	vãkia	واقعہ
		(۱۴)nazar	نظر

ترکوں میں جب قومیت کا جذبہ اُبھرا، تعلیم عام ہوئی تو ترکی زبان کے حوالے سے بھی انقلابی اصلاحی تحریک کا آغاز ہوا۔ ترکی زبان کا پرانا رسم الخط عربی سے مستعار تھا جو رومن سے تبدیل کر دیا گیا۔ ان تبدیلیوں نے ترکی زبان و ادب کو جدید دُنیا کے برابر لا کھڑا کیا۔ ترکی کے قدیم اور تاریخی شہروں میں حیرت انگیز سیاسی، مذہبی، قومی اور تعلیمی نظریاتی تبدیلیاں رونما ہونا شروع ہوئیں اور دوسری طرف ادب بھی ہمہ گیر تبدیلیوں سے ہم کنار ہوا۔ بقول ڈاکٹر اے۔ بی اشرف:

> ”ترکی ادیبوں اور دانشوروں نے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تبدیلیوں کے پیشِ نظر ادب و فن میں بھی تبدیلیاں لانی شروع کی اور ملکی ترقی میں اُنہوں نے فکری سطح پر اپنا کردار ادا کیا۔ اُنہوں نے نئے خیالات اور نئی فکر کی ترویج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔“ (۱۵)

اسی دور میں ترکی میں اُردو زبان و ادب پر بھی آہستہ آہستہ غور و فکر بڑھتا گیا اور ترکی میں اُردو کا دائرہ کار لفظی اشتراک سے نکل کر ادب میں بھی پروان چڑھنے لگا۔ ۱۹۲۳ء کو مصطفی کمال اتاترک کی زیر قیادت نیا سیاسی نظام تشکیل دیا گیا جس کو ”دورِ تنظیمات“ کا نام دیا گیا۔ اس دور میں ترکی ادب کے موضوعات میں قومیت، معاشرتی انصاف، عوامی ثقافت کی بازیافت، انسانی حقوق کی حفاظت، شخصی آزادی کی خواہش اور جمہوری اقدار وغیرہ شامل ہوئے۔ موضوع کے ساتھ ساتھ فارم اور ہیئت میں بھی تبدیلیاں آئیں۔ علامت نگاری، سریلزم، ابہام، تجریدیت اور شعور کی رو کے تجربے عام ہونے لگے:

> ”جس طرح اُردو ادب میں جدید دور کا آغاز سر سید تحریک کی بدولت انیسویں صدی میں ہوا۔ بالکل اسی طرح ترکی ادب میں بھی دورِ جدید کا آغاز ایک خاص تحریک سے ہوا جسے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

تنظیمات کا نام دیا گیا... اس تحریک سے ترکی ادب میں انقلابی تبدیلیاں آئیں اور جدید ادبی دور میں جدید تر اصناف ادب میں آئیں۔" (۱۶)

اُردو اور ترکی ادبی اشتراک دونوں زبانوں میں اس حوالے سے بھی ہے کہ جب اُردو ادب میں افسانہ لکھا جا رہا تھا اُسی وقت ترکی میں بھی افسانہ نگاری کا آغاز ہوا۔ ترکی میں ناول اور مختصر افسانہ لکھنے کا رواج "عہد تنظیمات" ہی کی بدولت ہوا۔ اُردو ادب کی طرح ترکی ادب میں بھی ناول پہلے لکھا گیا اور مختصر افسانہ بعد میں وجود میں آیا۔ بقول ڈاکٹر اشرف:

> "ترکی ادب میں مختصر افسانے کی روایت اُردو افسانے کی روایت کے متوازی چلتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ گویا وقت اور زمانے کے لحاظ سے دونوں ہم عصر اور ہم عمر ہیں جس طرح اُردو مختصر افسانے کی روایت کی داغ بیل بیسویں صدی کے شروع میں بڑی اسی طرح ترکی میں بھی کم و بیش اسی زمانے میں آغاز ہوا۔ جس طرح پریم چند سے خالدہ حسین تک اُردو ادب میں مختصر افسانہ ارتقائی منزل طے کرتا دکھائی دیتا ہے اُسی طرح ترکی میں بھی سیف الدین سے لے کر ناذلی اہرائی اور فروزاں تک دکھائی دیتا ہے۔" (۱۷)

مختصر یہ کہ اُردو اور ترکی لسانی اشتراک کے ساتھ ساتھ ادبی، تہذیبی اور ثقافتی اشتراکات بھی پائے جاتے ہیں۔ پھر دونوں ممالک میں ایک سانجھ اسلامی ریاست ہونے کی بھی ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔ ان اشتراکات کی بدولت دونوں ممالک کے لوگوں کو ایک دوسرے کو سمجھنا کافی حد تک سہل ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ ترکی اور پاکستانی لوگوں کی عادات و اطوار بھی کسی حد تک مماثلت رکھتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں ممالک نا صرف ادبی لحاظ سے بلکہ مختلف دائرہ کار میں دن بدن ایک دوسرے سے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ احمد بختیار اشرف، ڈاکٹر، اُردو، ترکی لغت، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۲۰۰۸)، ص:۵۔

۲۔ پردل خٹک، اُردو اور ترکی کے مشترک الفاظ، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۱۹۸۷ء)، ص:۴۔

۳۔ غلام حسین ذوالفقار، ڈاکٹر، ترکی کے ذریعے اُردو سیکھیے، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، پاکستان، ۱۹۹۰ء)، ص:۴۷۔

۴۔ ایضاً، ص:۴۹۔

۵۔ غلام حسین ذوالفقار، ڈاکٹر، ترکی کے ذریعے اُردو سیکھیے، ص:۵۳۔

۶۔ ایضاً، ص:۴۷۔

۷۔ ایضاً، ص:۵۹۔

۸۔ Urdu Research Journal, Issue 11th,25 July 2017.

۹۔ Urdu Research Journal, Issue 11th,25 July 2017.

۱۰۔ اصغر حمید، ترکی اور اُردو زبان کے مشترک الفاظ، (نئی دہلی: شاہد پبلیکیشنز، ۲۰۰۶ء)، ص:۱۳۔

۱۱۔ ایضاً، ص:۱۲۔

۱۲۔ جمیل احمد پال، پنجابی تُرکی لسانی رابطے، مشمولہ: مجلہ "کھوج"، (لاہور: شعبہ پنجابی یونیورسٹی اوری اینٹل کالج، مسلسل شمارہ نمبر ۵۶، جنوری۔ جون ۲۰۰۶ء) ص:۱۱۶، ۱۱۷۔

۱۳۔ اصغر حمید، ترکی اور اُردو زبان کے مشترک الفاظ، ص:۱۳۔

۱۴۔ جمیل احمد پال، پنجابی تُرکی لسانی رابطے، مشمولہ: مجلہ "کھوج"، ص:۱۲۰تا۱۳۵۔

۱۵۔ اے۔ بی اشرف، ڈاکٹر، "ترکی ادب میں مختصر افسانے کی روایت کے علمبردار۔ ایک اجمالی جائزہ" بحوالہ: ارمغان ڈاکٹر سلیم اختر، ڈاکٹر طاہر تونسوی، (فیصل آباد: ادارۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، س۔ن)، ص:۱۱۹۔

۱۶۔ ایضاً، ص:۱۱۹۔

۱۷۔ ایضاً، ص:۵۹۔